ساتویں کہانی[1]

پھر بیتال بولا کہ اے راجا ! چمپا پور نام ایک نگر ہے ، وہاں کا راجا چمپکیشور ، اور ناری[2] کا نام سلوچنا ، اور بیٹی کا نام تربھون سندری ، سو اتی سندری ہے ، جس کا مکھ چندرماں سا ، بال گھٹا سے ، آنکھیں مرگ کی سی ، بھویں دھنک سی ، ناک کیر کی سی ، گلا کپوت کا سا ، دانت انار کے سے دانے ، ہونٹوں کی لالی کنٹوری[3] کی سی ، کمر چیتے کی سی ، ہاتھ پاؤں کومل کنول سے ، رنگ چمپے کا سا - غرض اس کے جوبن کی جوت دن بدن بڑھتی تھی -

جب وہ بالغہ ہوئی تو راجا رانی اپنے چت میں چنتا کرنے لگے - اور دیس دیس کے راجوں کو یہ خبر گئی کہ راجا چمپکیشور کے گھر میں ایسی کنیا پیدا ہوئی ہے کہ جس کے روپ کو دیکھتے ہی سر،نر ،منی، موہت ہو رہتے ہیں - پھر ملک ملک کے راجوں نے اپنی اپنی مورتیں[4] لکھوا لکھوا براہمنوں کے ہاتھ راجا چمپکیشور کے یہاں بھیجیں -

---

۱- بارکر : ”کہانی چمپا پور کے راجا چمپ کیشور اور اس کی بیٹی تربھون سندری ، کی جس کی شادی چار طاقت‌ور بادشاہوں سے ہونے والی تھی،، -

۲- بارکر : رانی -

۳- بارکر : کندوری -

۴- بارکر : صورتیں -

راجا نے لے ، اپنی بیٹی کو سب راجوں کی تصویریں دکھائیں ، پر اس کے من میں کوئی نہ سہائی - تب تو راجا نے کہا تو سوئمبر کر - وہ بات بھی ان نے نہ مانی ، اور اپنے باپ سے کہا ، روپ ، بل ، گیان[1] جس میں یہ تینوں گن ہونگے پتا اسے مجھے دینا -

غرض جب کتنے دن بیتے تو چاروں دیس سے چار بر آئے - پھر ان سے راجا نے کہا ، اپنا اپنا گن بدیا میرے آگے ظاہر کر کہو - ان میں سے ایک بولا ، مجھ میں یہ بدیا ہے کہ ایک کپڑا میں بنا کر بیچتا ہوں ، جب اس کا مول میرے ہاتھ آتا ہے ، تب اس میں سے ایک لعل براہمن کو دیتا ہوں ، دوسرا دیوتا کو چڑھاتا ہوں ، تیسرا اپنے انگ لگاتا ہوں ، چوتھا ستری کے واسطے رکھتا ہوں ، پانچویں کو بیچکر روپے لے ، نت بھوجن کرتا ہوں - یہ بدیا دوسرا کوئی نہیں جانتا اور میرا جو روپ ہے سو ظاہر ہے -

دوسرا بولا ، میں جل[2] تھل کے پشو[3] پنچھی کی بھاشا[4] جانتا ہوں ، میرے بل کا دوسرا نہیں ، اور سندر تائی میری آپ کے آگے ہے - تیسرے نے کہا ، میں ایسا شاستر سمجھتا ہوں کہ میرے سان[5] دوسرا نہیں ، اور خوبصورتی میری تمہارے روبرو ہے - چوتھے نے کہا میں شستر بدیا میں

۱- حسن ، طاقت ، علم -

۲- تری و خشکی -

۳- جانور -

۴- بولی -

۵- مانند -

ایک ہی ہوں ، دوسرا مجھ سا نہیں ، شبدبیدھے[1] تیر مارتا ہوں ، اور میرا حسن جگ میں روشن ہے ، آپ بھی دیکھتے ہی ہیں ۔

یہ چاروں کی بات سن راجا اپنے جی میں چنتا کرنے لگا ، کہ چاروں گن میں برابر ہیں ، کسے کنیا دوں ۔ یہ سوچ کر اس نے بیٹی کے پاس جا چاروں کا گن بیان کیا ، اور کہا میں تجھے کسے دوں ۔ یہ سن کے وہ لاج کی ماری نیچی گردن کر چپ ہو رہی ، اور کچھ جواب نہ دیا ۔

اتنی بات کہہ ، بیتال بولا اے راجا بکرم ! یہ ستری کس کے جوگ ہے ؟ راجا نے کہا جو کپڑا بنا کر بیچتا ہے سو ذات کا شودر ہے ۔ اور جو بھاشا جانتا ہے وہ ذات کا بیس[2] ہے ۔ جو شاستری پڑھا ہے سو براہمن ہے ۔ اور شبد بیدھی اس کا سجاتی[3] ہے ، یہ ستری اس کے لائق ہے ۔ اتنی[4] بات سن بیتال[5] پھر اسی پیڑ پر جا لٹکا ، اور[6] راجا بھی وہاں جا ، اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

۱- آواز کی سیدھ میں ۔
۲- ویش ۔
۳- ہم ذات ۔
۴- بارکر : یہ بات سن ۔
۵- بارکر پھر چلا گیا اور اسی درخت پر ۔
۶- بارکر پھر راجا جا ، اس کو پیڑ سے اتارے کٹھڑی باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلے ۔

آٹھویں کہانی

تب بیتال بولا اے راجا ! متھلاوتی نام ایک نگر ہے ، وہاں کا راجا گنا دھپ ، اس کی سیوا کرنے کو دور دیس سے ایک چرم دیو نام راج پتر آیا ۔ روز اس راجا کے درشن کو جایا کرتا ، لیکن ملاقات نہ ہوتی تھی ، اور جتنا دھن وہ لایا تھا سو برس روز کے عرصے میں سب بیٹھ کر یہاں کھایا ، اور وہاں گھر اس کا ویران ہو گیا ۔ ایک دن کی بات ہے کہ راجا شکار کو سوار ہوا ، اور چرم دیو بھی اس کی سواری کے ساتھ ہو لیا ۔ اتفاقاً راجا ایک بن میں جا کر فوج سے جدا ہو گیا ، اور لوگ سواری کے ایک اور جنگل میں بھٹک گئے ، لیکن ایک چرم دیو ہی راجا کے پیچھے تھا ۔ ندان اس نے ہی پکار کر کہا مہاراج ! لوگ سواری کے پیچھے رہ گئے ہیں ، اور میں آپ کے گھوڑے کے ساتھ گھوڑا مارے چلا آتا ہوں ۔ راجا نے یہ سن کے گھوڑے کو روکا کہ اس میں یہ برابر آیا ۔ راجا نے اسے دیکھ کے پوچھا تو کس واسطے اتنا دربل[1] ہو رہا ہے ؟ تب یہ بولا جس سوامی کے پاس رہیے اور وہ ایسا ہو کہ ہزاروں کو پالتا ہو اور اپنی خبر نہ لے ، تو اس میں اس کو کچھ دوش نہیں ، مگر اپنے کرم کا دوش ہے ۔ جیسے دن کو سارا جہان دیکھتا ہے ، مگر الو کو نظر نہیں آتا ، اس میں

۱- کمزور ، لاغر ۔